منشور محمدی

منشور رسولان بمہ محتاج بخاتم - باخاتم وہر آمد منشور محمد - توریت بلا توریہ انجیل متحیل - گویان صفت و سیرت مبرور محمد

نمبر ۱۶ جلد ۱ عہ مطبوعہ آدمی پریس بقام بوقادر ۱۳۰۴ھ ۱۸۸۷ء عہ

اشتہار ہمہ اخبار عشرہ واریہ بمضامین تبلیغ مذہب عیسوی جسپای قیمت سالانہ بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر جام متبرانی جائے

بقیہ مناظرہ پادری فیلڈ بر کوضا الخ

جواب اسکا ثبوت یہہ ہی کہ جنہون نے جمع کیا وہ کاتب وحی تھے اونکو قرآن شریف تمام وکمال زبانی یاد تہا صرف ایک جمع کرنے والے ہی حافظ نتھے بلکہ سیکڑون ایسے شخص تھے جنہون نے نہایت ذوق وشوق سے اس کلام پاک کو اپنے دلمین جگہہ دی تھی جنکے روبرو قرآن مجید جمع کیا گیا پہر کیسے ممکن تہا کہ انکے روبرو آیت یا کوئی لفظ رہجاتا اسکے لئے یہہ بھی ثبوت کامل ہی کہ جب حضرت عثمانؓ نے اوسی نسخہ سے نقلین کرا کر جابجا بھیجین اوسوقت بھی کسی مقام پر کسی مسلمان نے نہین کہا کہ انمین فلان آیت یا فلان لفظ نہین ہی باوجودیکہ تمام ممالک اسلام مین قرآن کے حافظ موجود تھے جنکو اوس کلام پاک کا ایک لفظ ایسا پیارا تھا کہ اُسپر اپنی جان نثار کرنے کو موجود تھے یہہ ممکن نتھا کہ کوئی لفظ اوسمین وہ نہ پاتے اور خموش ہوکر بیٹھ رہتے علاوہ ان باتون کے کیسے ممکن تہا کہ وہ سب آیتین بعینہ جمع نہ ہوجاتین حالانکہ وہ قادر مطلق نے اسکے جمع کردینے اور حفاظت کا خود وعدہ فرمایا تہا چنانچہ سورہ قیامہ مین ہے اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَہٗ وَقُرْاٰنَہٗ اسمین کچھہ شک نہین کہ ہمارے ذمہ ہے اسکا جمع کردینا اور اوسکا پڑہانا اور دوسرے مقام پر فرمایا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ بلاشبہہ ہمنے قرآن نازل کیا اور ہم اوسکے نگہبان ہین - پس جب وہ خود قادر مطلق اوسکے جمع کرنے اور حفاظت کا وعدہ

فرمائے تو کیسے ممکن ہے کہ انمین سے کوئی آیت یا کوئی لفظ چھوٹ جائے۔ یہ جو آپ کہتے ہین کہ کوئی پتہ نہ پہٹا اور کوئی اینٹ نہ گھسی تو جناب اینٹ کا تو مین نے ذکر بھی نہین کیا یہ تو آپ اپنی طرف سے ایجاد کرتے ہین مین اوسکے بدلے چمڑا اور پتھر لکھا ہے۔

واضح ہو کہ آنحضرتؐ کے وقت مین قرآن مجید کا چمڑے اور پتھر اور لکڑی اور کاغذ پر لکھا جانا ثابت ہے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے جو جمع کرایا وہ صرف کاغذ پر لکھا گیا تھا مین نے جو پہلی تحریر مین برگ خرمہ پر لکھا جانا تحریر کیا ہے وہ سہواً قلم سے چوب خرمہ کی جگہہ برگ خرما لکھا گیا پس جن چیزون پر قرآن مجید پہلے پہل لکھا گیا وہ ایسے شئے نہین ہین کہ دس بیس بلکہ سو پچاس برس تک پہٹین یا گھس جائین یا اوسکے حروف مٹ جائین آپ خود اقرار کرتے ہین کہ ابوبکرؓ نے آنحضرتؐ کے انتقال کے دو بیس بعد اون سب آیتون کو جمع کرایا یعنے اون متفرق چیزون سے جنپر وہ لکھا ہوا تھا ایک علیحدہ کامل نقل کرائی پھر اتنے عرصہ قلیل مین باوجود حفاظت شدید کے ایسے وہ چمڑا پھٹ سکتا ہے اور پتھر ٹوٹ سکتا ہے اور کاغذ ضایع ہو سکتا ہے اسکو بل انصاف خود ملاحظہ کر سکتے ہین الغرض

کسی منصف کو اس امر مین ذرا بھی شک نہین ہو سکتا کہ حضرت ابوبکرؓ نے جو قرآن شریف جمع اوسمین وہ تمام آیات بعینہ جمع ہو گئی تھین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلی تھین اس دعوی کے مدلل اور واضح ہونے کا ثبوت اس سے زیادہ اور کیا ہوگا کہ خود علمائے مسیحیہ نے بوجہ تحقیق اور انصاف کے اسکو نہایت کشادہ پیشانی سے قبول کر لیا ہے جیسا کہ اوپر لکھا گیا۔ کاش آپ بھی تعصب کو دور کر کے انصاف کو کام فرماتے اور بیبل کی حالت پر نظر کرتے کہ وہ کیونکر جمع ہوئی سچ فرمائے کہ یہ شبہے جو آپ نے قرآن پر کئے ہین جنکو آپ معقول اور برجستہ کہتے ہین بیبل کی نسبت بھی آپکو کبھی ہوے ہین یا نہین آپ نے تواریخ اور خود بیبل کے ملاحظے سے معلوم کیا ہوگا کہ اگلے وقت مین سیسے یا لکڑی یا موم وغیرہ کی تختیون پر الفاظ کھود دیے جاتے تھے پھر اوسکے بعد چمڑے اور پیپائی رس کے پتون کا استعمال شروع ہوا انہین چیزون پر بیبل کے رسالے کندہ کئے جاتے تھے اور لکھے جاتے تھے تو اسکا ثبوت ہے کہ باوجود سیکڑون برس گذر جانے کے اُن تختیون کے نقشون مین میل بہر کر یا گھس کر اون کے حرف نہ مٹ گئے ہون کیا ثبوت ہے اس بات کا کہ سیکڑون برس تک وہ لکڑی کی تختیان نہ گھنی اور نہ سڑین اور نہ اونکے حروف خراب ہوے کیا ثبوت ہے کہ وہ موم کی تختیان باوجود نہایت نرم ہونے کے کبھی صدمہ سے مڑ کر یا گھل کر یا ہاتھ سے دبکر اونکے حروف نہ مٹے

ف اگرچہ اتنی مدت بیان کرنا بھی غلط ہے بلکہ دو برس کے اندر ہی سب بہر ہو گیا تھا۔

اور کیا ثبوت ہی کہ وہ چمڑا جسپر بیبل کے رسالے لکھے جاتے تھے اور وہ پیپارس کا پتا (جو بہت کم روز شے تھی) سیکڑون برس تک کیونکر محفوظ رہا اور نہ اونمین کیڑا لگا اور نہ استعمال سے پھٹا آپ پر واجب ہی کہ ان سب باتون کا ثبوت پیش کرین۔ اسمین شک نہین کہ بیبل کی نسبت یہ شکوک نہایت قوی اور معقول اور برجستہ ہین کیونکہ سیکڑون بلکہ ہزارون برس تک یہی کیفیت رہی ہے بخلاف قرآن مجید کے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد ہی صرف کاغذ پر جمع کر لیا گیا اور سیکڑون بلکہ ہزارون مسلمانون نے آنحضرت علیہ الصلوۃ والتحیت کے روبرو اپنے لوح دل پر اسطرح نقش کر لیا کہ کسیطرح اوسکو زوال نہین ہو سکتا تھا نہ اوس لوح مین گھن لگ سکتا تھا نہ گھس سکتی تھی اور اونکو اپنی یاد کی حفاظت کا اسقدر اہتمام تھا کہ کوئی حرف اوسکا نہین مٹ سکتا تھا۔

آپ لکھتے ہین کہ یہ میرا سوال محمد صاحب کے پیش کی ہوی آیتین کن وجوہ سے وحی تصور کی گئین تمہاری تحریر سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ تم نے آنحضرت کی نسبت وحی کا لفظ استعمال کیا ہے

جواب جناب من یہ تو آپکے سوال سابق سے ظاہر ہو گیا کہ آپ قرآن مجید کو وحی تسلیم کر کے سوال کرتے ہین پھر آپ کا میرے وحی کہنے پر یہ اعتراض کرنا کہ آنحضرت کی باتین کن وجوہات سے

وحی تصور کی گئین محض بے محل ہے جبتک آپکے سوال سابق کا تصفیہ نہ ہوئے اوس وقت تک آپکو ایسا اعتراض کرنا زیبا نہین جسے آپ پہلی تسلیم کر چکے ہین اس سے قطع نظر برائے خدا اس امر مین غور کیجیے کہ قرآن شریف کے نسبت دو بارمین بحث طلب ہو سکتے ہین اوّل یہ کہ جو قرآن مجید ہمارے ہاتھ مین ہی وہ بعینہ بلا شک و شبہ وہی ہی جو حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو دیا تھا۔ دوسرے یہ کہ قرآن مجید کلام الہی ہے یہ دو بحثین جدا جدا ہین اوسوقت ہمارے اور آپکے درمیان مین پہلے امر مین گفتگو ہو رہی ہے مگر اب آپ چاہتے ہین کہ پہلی بحث سے گریز کر کے دوسری بحث شروع کر دین تاکہ پہلی بحث کا نتیجہ کچھ ظاہر نہو مگر مین ایسا ہرگز کرنا نہین چاہتا جب تک آپ پہلی بحث کے نتیجہ کا اقرار نکرین گے اوس وقت تک مین دوسری بحث شروع نکرونگا اگر آپ کو اسی بحث پر زعم تھا تو پہلے اسکو پیش کیا ہوتا اور اگر آپ پہلی بحث کے نتیجہ کو تسلیم کر لین اور شکوک کے جواب کافی ملنے کا اقرار کر لین تو مین ابھی دوسرے امر کے جواب دینے کو موجود ہون پھر مجھے بھی دراماں ہوگا مناسب ہے کہ اسکے تصفیہ کے لئے دو منصف فہمیدہ کو مقرر کیجیے اور یہ جو آپ میرے لفظ وحی لکھنے سے اپنے سوال کا متعلق ظاہر کرتے ہین یہ محض آپ کی غلط فہمی ہے اول تو مین نے وہی لفظ استعمال کیا ہی جسکی تسلیم آپ کے سوال

سے ظاہر ہوتی ہے اور قطع نظر اسکے اگر صرف ایک
لفظ کی وجہ سے سوال کا تعلق صحیح اور درست ہی
تو مین آپکی تحریر پر بہت سے سوال کر سکتا ہون
مثلاً آپ نے اس سے پہلے کی تحریر سورخہ ۱۱ مارچ
مین لفظ الہام کا استعمال کیا ہے تو اب مین
دریافت کرتا ہون کہ الہام کسے کہتے ہین اور کیسے
طرح پر ہوتا اور کنپر ہوتا ہے اونکی علامتین بتائی
اسیطرح آپ نے پیغمبر کا لفظ بھی تحریر مذکور مین
استعمال کیا ہے اسلئے ہم پوچھتے ہین پیغمبر کسے کہتے
ہین اور انکی کیا کیا علامتین ہین آپ کو ان سب
باتون کا جواب دینا چاہئے -

آپ کہتے ہین کہ ہمپر فرض نہین کہ ہم آپ کو پیغمبری
اور وحی کی علامتین بتلائین کیونکہ خود اس امر کے
سائل ہین کہ آپ نے کونسی علامتین محمد صاحب مین
پیغمبری کی اور قرآن مین وحی کی پائین انتہی -

جواب جو کوئی نیک نیتی اور سچائی سے ایمان
رکھتا ہے اور خیر خواہی سے خلقت کو اپنے مذہب
کی جانب دعوت کرتا ہے - اور پیغمبر اور وحی کو مان
بھی چکا ہے وہ پیغمبر اور وحی کی علامتین بتانے
کو بیشک اپنا فرض سمجھیگا اور جو ایسا نہین ہے
اوس سے ہماری بحث نہین ہے مین نے صرف
جھگڑا طے کرنے کے لئے آپ سے علامتین پوچھی
تہین تاکہ مین وہی علامتین اپنے نبی مین ثابت
کر دون گا آپکو پھر انکار کی گنجایش نرہے مگر اس
تحریر سے معلوم ہوا کہ آپکو اظہار حق منظور نہین ہے
آپ لکھتے ہین کہ آپ پر فرض ہی کہ آپ اس دوسری
کتاب پر ایمان لانے کی وجہ پیش کرین کیونکہ ہم
لوگ اگلی کتابون اور اگلے نبیون پر ہنوز قائم ہین

جواب اے جناب جو سوال آپنے پہلے
پیش نہین کیا ہم تو اسکا جواب دینے کو موجود ہین
مگر اوسیوقت جب آپ پہلے سوال کا تصفیہ پورے
طور پر کرلین بغیر اوسکے تصفیہ کے دوسرا سوال
آپکا کسی منصف کے نزدیک قابل سماعت نہین ہی
آپ کی اس تحریر کا یہ حاصل نکلتا ہے کہ ہمین تو
اپنی کتاب ماننے کے لئے دلیل پیش کرنا چاہئے
اور آپ کو اپنی کتاب ماننے کے لئے کسی دلیل کی
حاجت نہین آپ اس سے بری الذمہ ہین سبحان
اللہ کیا خوب اسکی وجہ تو ارشاد ہو کہ ہم تو اپنی
کتاب کے ایمان لانے کی وجہ پیش کرین اور
آپ صرف اسقدر کہکر علیحدہ ہو جائین کہ ہم اگلی
کتابون پر ہنوز قائم ہین اے جناب اگلی کتاب
ہو یا پچھلی جو کوئی اوسپر ایمان لائے اوسپر
فرض ہے کہ اوسکی صداقت اور عدم صداقت کو
خوب جانچ لے - اور سائل کے روبرو اپنے ایمان
لانے کی وجہ بیان کرے اور اگر غور سے دیکھئے
تو میرے اور آپ کے لئے اگلی اور پچھلی کتابین
برابر ہین کیونکہ ہم اور آپ ایک ہی زمانے مین
ہین پس جسطرح ہم پر فرض ہے کہ جس کتاب
اور جس نبی کو مانین اونکا سچا ہونا نہایت تحقیق
سے دریافت کرلین اسیطرح آپ پر فرض ہے

کہ جس کتاب اور جس نبی کو مانین اونکا سچا ہونا نہایت
تحقیق سے دریافت کرلین اسیطرح آپ پر فرض
ہے کہ جس کتاب اور جس نبی کو مانین اونکی سچائی
معلوم کرین پس جسطرح ہمکو اپنی کتاب پر ایمان
لانے کی وجہ بیان کرنا فرض ہے اسیطرح آپکو اپنی
کتاب پر ایمان لانے کی وجہ پیش کرنا فرض ہے
پھر آپ کیون اس سے انکار کرکے علحدہ ہوجاتے
ہین۔ اور جسطرح آپ مجھسے سوال کرتے ہین کہ آپ
کیون اگلی کتابون سے منحرف ہوکر دوسری کتاب
پر ایمان لائے اسیطرح مین بھی آپ سے سوال
کرسکتا ہون کہ آپ قرآن مجید کو چھوڑکر کیون دوسری
کتاب پر ایمان لائے اور اگر پیشتر ہونے سے حقانیت
ثابت ہوتی ہے تو وید اور شاستر بھی آپکی انجیل سے
پیشتر ہین اوسکے ماننے والے بھی آپ سے ایسا
ہی کہین گے۔

آپ لکھتے ہین کہ آپ نے جو حوالہ اتقان فی علوم
القرآن کا دیا ہے سو ایسا ہے کہ آپ انربیل سر ولیم
میور صاحب کی تصنیف مین سے پیش کرتے ہین

جواب مین آپ سے بحلف پوچھتا ہون کہ آپ
نے اتقان کا ملاحظہ بھی کیا یا محض لوگون کے دھوکا
دینے کو اسکے حوالہ کو ٹال دیا پھر آپ کی تحریر کامل
شہادت دیتی ہے کہ آپنے اتقان ہرگز نہین پڑھی
اور نہ آپ پڑھ سکتے ہین کیونکہ علم عربی سے محض نابلد
ہین اتقان مین متعدد جگہہ لکھا ہے کہ جسوقت آپ
پر وحی نازل ہوتی تھی اوس وقت آپ کاتب وحی کو
طلب کرکے لکھوا دیتے تھے چنانچہ دو مقام کا حوالہ پہلی
تحریر مین دیچکا ہون اور اب کہتا ہون کہ صفحہ ۱۴۱
بھی ملاحظہ ہو (اتقان فی علوم القرآن مطبوعہ کلکتہ)
اور خطبات احمدیہ مین بھی یہہ روایت لکھی ہے مگر
اوس حوالہ کو تو آپ بالکل اوڑا ہی گئے اگر آپ کے
پاس نہو تو میرے پاس سے منگاکر دیکھہ لیجئے۔

انربیل سر ولیم میور صاحب نے بھی میرے مدعا کو بخوبی
ثابت کردیا ہے آپ نے اوپر کی تحریر سے بخوبی معلوم
کیا ہوگا آپ کا یہہ لکھنا کہ صاحب بہادر نے یہہ کہین
تحریر نہین کیا جسوقت آیت نازل ہوتی تھی اسیوقت
تحریر کرلی جاتی تھی محض فضول ہے کیونکہ اسیوقت
لکھے جانے کا کیا نتیجہ اور کیا ثمرہ ہے صرف یہی نتیجہ
ہے کہ اوس تحریر کی صداقت مین شک و شبہ نہ رہے
اور انمین کمی بیشی نہو جاے انربیل صاحب موصوف
اس نتیجہ کو خوب تسلیم کرتے ہین اور نہایت وضاحت
سے بیان کررہے ہین لہذا یہہ کہنا کہ صاحب موصوف
نے اوسی وقت تحریر کرنے کو نہین لکھا بالکل بے
سود ہے۔

اس مدلل اور بدیہی جواب کے بعد بھی اگر آپ یہہ کہین
کہ ہمارے سوال کا جواب نہین ہوا تو بجز تعصب کے
اور کیا کہا جاے باقی رہا سوال کو ایسے معنی پہنانا
کہ جس سے کوئی نتیجہ نہین نکلتا کسی منصف کا کام نہین
اور آپ کا یہہ گمان فاسد کہ جب عین وقت نزول
کے نہ لکھا گیا اور پھر لکھوانے کا وقت بھی نہین معلوم
تو لکھوانے کے وقت کیا کچھہ نہ بھول جاتے ہون گے

اسطرح دفع ہوسکتا ہے کہ خدا تعالے نے قرآن مجید
کی حفاظت اور نگہبانی اور مجتمع کرنے کا صاف وعدہ کیا ہے
چنانچہ اوپر بیان کیا گیا ہے اور یہ بھی اپنے کلام پاک
مین فرمایا سنقرئك فلا تنسی ہم تجھے اپنے کلام کو
پڑھائینگے اور تو اوسے نہ بھولیگا پس جب خود
خدا تعالے حفاظت کا وعدہ کر چکا اور آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہ بھولنے کی خبر دے چکا تو
پھر بھولنے کا وہم نہین ہوسکتا مجھے سخت افسوس
ہے کہ آپ اعتراض کرتے وقت اپنی زبان کی خبر نہین
رکھتے بھلا یہ تو فرمائے کہ بیبل کے رسالے جو لکھے
گئے تو کیا اسیطور سے لکھے گئے ہین کہ جب اس کے
لکھنے والون پر وحی آتی تھی تو اوسیوقت قلم چلنے
لگتا تھا اور لوہے کی سلائیون سے سیسے وغیرہ پر
کندہ ہونے لگتا تھا اور لکھنے اور کندہ کرنے کا سامان
اونکے پاس وہین موجود رہتا تھا اگر خواب و رویا
مین اونہین الہام ہوتا تھا تو اوسی حالت مین خود
بخود قلم چلنے لگتا تھا اور کندہ ہونے لگتا تھا ان
سوالون کا جواب ارشاد ہو پھر دیکھا جائیگا کہ اس
قسم کے شبہون سے قرآن مجید پر حرف آتا ہے یا آپکی
بیبل پر اب کا یہ لکھنا کہ ہم اپنے اس سوال کو اور نہ کورہ
دیگر سوالات کو بٹائے لیتے ہین اور صرف اپنے بنیادی
سوالات قائم رکھتے ہین - بے موقع ہے جب وہ سوالات
آپکے اپنے قلم سے نکالدئے اور مجھ تک پہونچے تو مجھپر انکا
جواب دینا فرض ہوگیا کیونکر بہت سے تلاشی حق بھی
ان تحریرون کو ملاحظہ کرینگے پھر جسوقت آپ کے

ان سوالات کو دیکھینگے اور جوابات اون کے نہ
پائینگے تو ضرور تاریکی مین پڑے رہینگے اور چونکہ آپ
ان تحریرات کے چھپوانے کا ذکر کر چکے ہین تو ہم کو
کسیطرح مناسب نہین کہ آپکے سوالات کا جواب نہ دین
اور جن سوالات کے جوابات سے آپ معترض ہین اون کے
جوابات مختصر طور سے میری تحریر مرقومہ ۲۵ مارچ
مین آپ پائینگے یعنے جن دلائل سے آپنے بیبل کا کلام
الٰہی ہونا ثابت کیا تھا اونہین بعض دلائل سے قرآن
مجید کا الہامی ہونا ثابت کر دیا ہے اس نظر سے
مین انکے جوابات سے بھی سبکدوش ہون اور
آپ کی بحث پیش شدہ طے ہوجائیگی اوسوقت تفصیلاً
جواب دیا جائیگا - فقط والسلام چودھری مولا بخش نکیم
اپریل سنہ ۱۸۸۶ء -

چوتھی تحریر پادری صاحب کے جواب مین -

جناب پادری آئی فیلڈ براؤن صاحب امریکن مشن کانپور
سلامت - آپ کی تحریر مورخہ ۸ اپریل سنہ ۸۶ء
پہونچی - الحمد للہ کہ قرآن شریف کی جمع و ترتیب
اور حفظ و صحت وغیرہ کے نسبت جو کچھ مین نے
لکھا تھا اوسپر آپ نے کچھ گفتگو نہین کی اس سے
معلوم ہوا کہ آپ کے اعتراضات کے جواب شافی
پہونچ گئے مگر تعجب یہ ہے کہ مین نے آپکے اعتراضون
کا جواب دیکر اوسی قبیل کے اعتراضات آپ کی
بیبل پر کئے تھے آپ نے اون کے جوابات سے
بھی سکوت اختیار کیا مثلاً مین نے لکھا تھا (۱)
کہ آپ کی انجیل حضرت مسیح کے کتنے دنون بعد

لکھی گئی اور کس نے لکھی اور کس نے لکھوائی اور کس کے سامنے لکھی گئی اگر حواریون نے لکھی تو اسکا ثبوت ہے (۲) پہلے پہل انجیلین کسکو لکھکر دین اور کس کس مقام پر بھیجین اس سوال کے بعد مین نے یہ بھی لکھدیا تہا کہ ماہرین خوب جانتے ہین کہ ان سوالون کا جواب غیر ممکن ہے اس لئے کہ کے بعد بھی آپ کیطرف سے جواب نہین ملا تو معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک بھی میرے سوالون کا جواب غیر ممکن ہے (۳) مین نے بھی لکھا تہا کہ انجیل سے حضرت مریم کا ایمان لانا ثابت نہین ہوتا اسکے جواب مین بھی آپ نے کچھ نہ لکھا اس سے معلوم ہوا کہ آپ کے ذہن مین بھی اون کے ایمان کا ثبوت نہین ہے (۴) مین نے یہ بھی دریافت کیا تہا کہ کیا ثبوت ہی کہ حواریون نے انجیل روح القدوس کے ذریعہ سے لکھی اسکے بعد مین نے یہ بھی لکھدیا تہا کہ ان سوالون کا جواب آپ ہرگز نہین دے سکتے۔ ناظرین کو بہت جلد میرے قول کی تصدیق ہوجائیگی۔ باوجود اس کہنے کے بھی آپ نے اوسکے جواب مین دم نہ مارا لہذا جو کچھ مین نے لکھا تہا وہ بہت صحیح نکلا اور معلوم ہوگیا کہ آپ کے نزدیک بھی انجیل کا روح القدس کے ذریعہ سے لکھا جانا ثابت نہین باایںہمہ جو آپ اوسکے معاون اور پیرو ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ صداقت کے علاوہ کوئی اور مخفی امر ہے (۵) آپکے عقیدے کے بموجب نبی کے کل تحریر الہامی نہین ہوتی پھر اسکا کیا ثبوت ہے کہ جبکل کل الہامی ہی اسکا جواب بھی ندارد ہے غرض کہ اسیطرح اور بھی سوالات میری تحریر مورخہ یکم اپریل ۱۸۸۶ء مین تھے مگر کسیکے جواب مین آپ نے قلم نہ اوٹھایا اور اپنے مذہب کی تائید نہ کی۔

دیکھئے آپ نے اپنی تحریر مورخہ یکم اپریل ۸۶ء مین کتنے اعتراض اپنے بچاؤ کے بہر دئے تھے ہم نے ایک ایک کا جواب دیدیا۔ اب مین اون باتون کی طرف متوجہ ہوتا ہون جو آپنے دفع الوقتی کرنے کے لئے ۸ اپریل کو لکھے ہین۔

آپ لکھتے ہین کہ آپ کی تحریر سے دو باتین ظاہر ہوئین اوّل یہ کہ قرآن مجید کے منجانب اللہ ہونے کی کوئی دلیل آپ کے پاس نہین اسلئے آپ نے گھبرا کر سراسیمہ ہاتھ تہام لیا۔ انتہی۔ باقی آیندہ۔

اشتہار تفسیر حقانی

اردو سلیس مین یہ تفسیر تحریر کی گئی ہے اس تفسیر کی چھ جلدین اور ایک مقدمہ ہی مقدمہ بھی ایک ضخیم کتاب ہی جسمین خدا کی ذات و صفات اور نبوت اور ملائکہ اور الہام اور دوزخ و جنت کی حقیقت سے بحث ہی اور پادریون اور مسیحیون اور دہریون اور برہمو اور آریہ وغیرہم مخالفین کے شکوک کا جواب باصواب ہی پھر بسلاسل مطالب قرآن کی تشریح اور عرب کی حالت سابقہ اور مصطلحات

قرآن کا بیان ہی اور رسالون قرأت اور دیگر امورِ
متعلقہ باصولِ تفسیر کا بیان ہے یہہ مقدمہ چھپ
چکا بڑی تقطیع پر ساڑھے بارہ جزمین ہے
اسکی قیمت بع محصول عہ ہین اول جلد کہ جسکو
باعتبار مقدمہ کے جلد ثانی کہا جاتا ہے وہ بھی چھپ
اس مین ایک پارہ آلم کی تفسیر ہے اسی تقطیع
کلان پر تخمیناً تین سو صفحے مین سر صفحہ پر آیات
لکھے مین انکے نیچے ترجمہ بامحاورہ پھر خط کھینچکر
اسکی ترکیب نحوی پھر جلی قلم سے لفظ تفسیر لکھکر اسکے
معنے لکھے ہین اسکے بعد مفسرین کے اقوال انمین سے
قوی اور محکم کا بیان اور ہر آیت کا پہلی آیت سے
ربط اور شانِ نزول بروایاتِ صحیحہ اور علم معانی
و بلاغت کی متعلق ابحاث اور دیگر امور جو دیکھنے سے
علاقہ رکھتے ہین۔ اس جلد کی قیمت بع محصول للعہ ۳ تین
تیسری جلد زیر طبع ہی اور جو حامیان اسلام ان سب
جلدون کی قیمت پندرہ روپیہ پیشگی دیکر مدد کرتے
ہین یا یونہی بطور مدد کتاب کے کچھ عنایت فرماتے ہین
انکی اسماء گرامی ٹیٹر پر چھپتے ہین۔ پس جو صاحب
ہمدردیٔ اسلام سے پیشگی قیمت عطا فرمائین تو خاص
مشتہر کے پاس براہ راست بھیجین اور ہر جلد بھی قیمت
بھیجنے سے ملسکتی ہی چونکہ اسکے تمام جلدون کا چھاپنا بغیر
امدادِ اہلِ اسلام ناممکن ہے۔ پس دردمندانِ اسلام
اسمین ہر طرح کی مدد سے کوتاہی نکرین المشتہر محمد عبدالحق حامی

اشتہار غنچہ مراد (۱) اس سال مین انسان کی

ابتدا سے آخر تک کی نرمی و تنزل اور اسکے اسباب اور رسمات
شادی پر دلچسپ بحث اور مشورہ کے تحریص اور نیک زندگی کا طور
نہایت خوبی سے مذکور ہی قیمت ۲ر (۲) سلالۃ الصرف
وسلالۃ النحو ان دونون رسالون کے نام ہی اپنی ماہیت
آپ بتلا دیتے ہین قیمت ایک ایک آنہ (۴) ایک رسالہ
تین حصون پر مشتمل ہے حصۂ اول تلقین التشریف لعلم التصریف حصۂ دوم
ارشاد الطلاب الی علم الاعراب حصۂ سوم ارشاد الطلب الی
علم الادب یہہ رسالہ سلیس زبان اردو مین نہایت عمدگی سے
قواعدِ صرف و نحو و سلیقہ زباندانی علم عربی کا جامع ہی طلبہ جن علمون کو
برسون مین حاصل کرتے تھے انشاء اللہ اسکے پڑھنے سے تھوڑے ہی دنون
مین حاصل کرلین گے اردو سے عربی و عربی سے اردو بنالینے کا ملکہ بہت جلد پیدا
ہو جائیگا لغاتِ عربیہ قلیل مدت مین کما ینبغی واقفیت ہو جائیگی قیمت حصۂ اول
۲ر حصۂ دوم ۲ر حصۂ سوم ۴ر خرچ ڈاک ۱ر مشتہر المشتہر ابوعبدالودود محمد ادریس ضلع شاہجہانپور
چوک مسجد۔ کتاب طب اردو جسکا اعلان اسی اخبار مین دیا گیا تھا کا اعلان
اس کتاب مین بذریعہ خیالی قوت کل امراض کا علاج بلا استعمال دوا مندرج ہی اس علم کی ایسی
کتاب آج تک تصنیف نہین ہوئی اس قلیل عرصہ مین جب سے یہہ چھپی ہے قریب دس ہزار مریض
مختلف الامراض شفا پا چکے ہین اس علاج مین بہ نسبت یونانی و انگریزی کے فضایل بے
فوائد زیادہ ہین تفصیل کی اس جگہہ گنجایش نہین اگر دیکھنی ہو رسالہ تجربہ طریقہ حامی
جسکی قیمت ۲ر ہے منگوا کر دیکھلو صدہا خطوط شکریہ عاجز کے پاس موجود ہین تحریر افادہ کیلئے
ایک دفتر چاہیے لیکن عاقل اور علم دوست کیلئے اشارہ کافی ہی قیمت بنظر فائدہ عام صرف
محصول ۱ر اگر سنگانی ہو چلیسنگا لو۔ خاکسار افتخار احمد لدھیانہ محلہ نو پنجاب۔

امیر ملت پریس یہہ اخبار ہفتہ وار ہو امیر ملت پریس انارکلی لاہور سے بڑی
اہتمام کے ساتھہ شایع ہوتا ہی تصویر و صورت دونون مین نیک ہر قسم کے مفاد پولیٹکل
سوشل اور مسایل پر بڑی متانت سے بحث ہوتی ہی انگریزی مادلوں کا ترجمہ بھی نامور کی

در مطبع بحر الاسلام بنگلور باہتمام محمد شریف طبع شد ۱۳۲۴ھ